مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

کا مسئلہ 103

َ

ی ت

ی ت

درہم کے برابر نجاست کا مسئلہ 115

نجاست چاٹ کر پاک کرنے کا مسئلہ......................123

ۓ ۂ　　اقر -

ث ت کی تجارت کا مسئلہ

ن ی

ٔ .

.

ی

ؑ.

شرائط امامت کا مسئلہ................................

الرحمن کی کتاب ''کیا فقہ حنفیہ آن و حدی ث کا نچوڑ ہے؟''

طالب الرحمن پر ہی

ی

تبصرہ

ث

اسامہ صاحب نے اکثر موا

لکھی ہیں۔ مثلاً

جماعت ما

جماعت پر اعتراضات کے جواب میں

ساری ذمہ داری طالب الرحمن جیسے

جواب

یہ ش ش

ش یہ نہیں یہ

ی ی

ش

ش ت کرتے ہیں ش ت نہیں

ش ت کرتے ہیں

ش .

سب ا تھے امت محمدیہ

۔امت کے اہل علم حضرات نے

ی

ت د . .

کرے وہ گمراہ ہے۔ ہاں جرح و تعد　　کے اصول جو اہل حق، اہل السنت

۔　　۔

۔وہ جرح درست ہے بھی یا

ی　　ی

ث

اس طرح ہے۔

ی

گے۔

بات کا اعتبار ہو گا۔

اعتبار ہو گا۔

، کے مطابق ہو گا وہ قائل

ی

امت کے

گی۔

یہ

قر

ش

یہ ش

یہ ش

یہ

اسامہ اور طالب الرحمن بتائیں　　یہ ش

مسند احمد، مسند فر

یہ　　　　یہ

ر　　　　یہ ش

یہ ش

سب پر حکم لگائیں اور سب کو رد

یہ ش

یہ ش

یہ ش

یہ　　　یہ ش

یہ ش

ی ث

ی ث

ی

ی ث

ی ث

ی ث

احادیث ہدایہ اور طالب الرحمن

ی

ی ث ۔ صاحب ہدا

ی ث ی ث

ی ث ی ث

ی ث ی ث

ی ث صاحب

ی ث ی ث

ی ش

ی ش　　　　　　کرنا اور نقل کرنا دونوں طرح درست ہے۔ خود آپ کے اکابر بھی

حجیت حدیث، مولانا محمد اسماعیل سلفی

ی ش

ی ش　　　　　　ی ش

صاحب ہدا

ی ش　　　　　　ی ش

ی

ی ش

ی ش

.　　　　.

ی ش

ی ش

ی ش

.

ث ی

ث ی

المصری

منتخب احادیث الہدا

ی

ث ی

جس سے پتہ چلتا ہے کہ صاحب

ث ی

ث

ث ی

ہوا۔ اس وجہ سے صاحب

ث ی

طالب الرحمن سے چند سوالات

جناب طالب الرحمن صاحب

ث

ث ی

الله

کے فی الباب ی ش

.

ی ی

ی ش

ی ش

ی ش

ی ش

صاحب کشاف کی بھی

ش لتہ . ا الحبہر

ی ش .

ی ش

آپ نے صاحب ہدا

ی ش

ی ش

صاحب ہدا

صاحب کے خلاف آپ اسے ا

سب مل گئ

جس طرح صاحب ہدا

ہ صاحب کی

ی ث

ی ث

ی ث

ی ث

سکتا۔

ی ث

مگر اس کو لے کر صاحب

کرنا کہاں درست ہے؟ پھر صاحب ہدا

ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

یہ ش سے جہالت کی

یہ

ش یہ

یہ

.

یہ
یہ

یہ

بڑ . ٔ.

یہ ش سے اس کی ممانعت پر کوئی صحیح صریح دلیل موجود

ہے؟

ـیـ ث

کے متعلق طالب الرحمن نے کہا ہے کہ مسائل قرآن و حدیـ ث کے خلاف

ـیـ ث

نہیں۔

صاحب

ـیـ ث

ـیـ ث

.

مسائل سند کے ساتھ لکھے ہیں۔ مثلاً امام صاحب کی

ہے اور امام محمد امام صاحب کے شا   ۔ تو صاحب ہدا

ی ث

علماء نے صاحب ہدا

ی ث کی روشنی میں   ی ث   احادیث

ی ث کی وہ حیثیت نہیں ہو سکتی

ی

ی ث ی ث کی رو سے ان

ی ث میں درج ی ث

ی ث

.

کہ ہم سب کو ور

.

1۔ ومن غرق صبیًا او بالغًا فی البحر فلا قصاص عند ابی حنیفۃ

ہدایہ اخیرین ص562

..

واذا سقٰی رجلا سمّا فمات من ذلك فان أو جرہ ایجارا علی کُرہ منه أو ناوله ثم أکرھه علی شُربه حتی شَرب أو ناوله من غیر اکراہ علیه فان أو جرہ أو ناوله و أکرھه علی شربه فلا قصاص علیه وعلی عاقلته الدیۃ

6/6

یہ

ولو أن رجلا اخذ رجلا فقیدہ وحبسه فی بیت حتی مات جوعًا فقال محمد رحمه الله تعالٰی أوجعه عقوبة والدیة علی عاقلته والفتوی علی قول ابی حنیفة رحمه الله تعالٰی انه لا شیء علیه

یہ

قال أبو حنیفة رحمه الله تعالٰی فی رجل قمط رجلا فطرحه قدام سبع فقتله السبع لم یکن علی الذی فعل ذلك قود ولا دیة لکنه یعزز ویضرب ویحبس

عن ابی ھریرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل الھدیۃ ولا یاکل الصدقۃ فاھدت لہ یھودیۃ بخیبر شاۃ مصلیۃ سمتھا فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا واکل القوم فقال ارفعوا ایدیکم فانھا اخبرتنی انھا مسمومۃ فمات بشر بن البراء بن معروف الانصاری فارسل الی الیھودیۃ ما حملک علی الذی صنعت؟ قالت ان کنت نبیا لم یضرک الذی صنعت وان کنت ملکا ارحت الناس منک فأمر بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتلت ثم قال فی وجعہ الذی مات فیہ مازلت اجد من الاکلۃ التی اکلت بخیبر فھذا او ان قطعت ابھری۔

.

.

ث

کیا فقہ حنفیہ قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے ص23 تا 26

طالب الرحمن نے ور

طرح وضاحت ہو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

فِی الْقَتْلٰی عَذَابٌ اَلِیْمٌ

۔ طالب الرحمن

فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ

تفسیر احسن البیان ص71 حاشیہ نمبر2 مطبوعہ سعودی عرب

۔طالب

ہے۔ طالب الر

ہے۔

ہے بلا لزوم مال۔

در مختار اردو ترجمہ جلد نمبر4 کتاب الجنایات ص349

ی

ث ی پوست کٹ کر خون بہہ سکے قتل کیا

ی

ی

تفسیر معارف القرآن جلد اول ص435

ث ن ن ی

ن ن

ن ی

ث ی

زاد المعاد ابن قیم، بذل ج5 ص167

زاد المعاد اور ابو داود نے یہ واقعہ چند اسناد سے روایت کیا ہے

خدمت میں

زاد المعاد رواہ ابو داود

زاد المعاد رواہ ابو داود

لا قود الا بالسیف

ی ث ی ت ہے۔

بذل ج5 ص173

زاد المعاد

خدمت میں

ی ت

ی ث

رواہ ابو داود، زادا المعاد

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہواوجز المسالک جلد5 ص525

قسامت یا

سب ہلاک ہو گئے۔ امام احمد نے روایت

سب ہلا

خدمت میں

ی ت

ی ت

ی ت

خدمت

کو درست فر　　　　:　　　　ی ت

خدمت میں

زاد المعاد ابن قیم

ی ی

خ ث ی

بذل ص150 ج5

من وقع ذات محرم فاقتلوه

ث

زاد المعاد ابن قیم

خدمت میں

ث

ان من عباد اللہ من لو اقسمو علی اللہ لابرہ

ابو داود

کرے گا۔

خدمت میں پیش

ظالم کا نقصان ہو جائے تو وہ معاف ہے۔

ی ت

ی ت سب برابر

ی ت ی ت

ی ت ہے۔

اسلامی دستور کے بنیادی اور رہنما اصول ص115 تا 122

ی ت

ی ت

ث

بندوں کا حق غالب ہو ا

ی

ی کا حق غالب ہو ا

ۃ

.

ۃ

غالب ا

انه عقوبة مقدرة تجب حقًا للفرد

التعزیر فی الشریعۃ الاسلامیۃ ص25

ۃ

ی

صاحب ہدا

فالعمد ما تعمد ضربه بسلاح او ما اجری مجری السلاح

ہدایہ ج4 ص543

ی

طالب الرحمن

سزا قصاص ہے تو طالب الرحمن وہ آیت

کاذکر طالب الرحمن نے نہیں

سے قصاص لیا جائے گا۔

مانِ نبی

ی

اشرف الہدایہ جلد15، ص38، 39، کتاب الجنایات

ی ث　　　ی ث

ی

ی

ی

المبسوط سرخسی ج26 ص66 طبع بیروت

پر موجود ہے جس کا عکس طالب

ابوداود باب فیمن سقی رجلا

ی ث

ی ت

ابوداود باب فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ فمات ایقاد منہ

ی ث

ی ت

سے دست لے کر کچھ گوشت تناول کیا

مجھ سے دست نے

ث ت نے کہہ د

ث ی کھا

گئے۔

پھ ۔

ابوداود مترجم جلد3 ص414 باب فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ فمات ایقاد منہ

کہ طالب الرحمن نے ان احادیث

ی ی

ی کا مسئلہ بالکل درست ہے۔

ی

ی

فتاویٰ عالمگیری مترجم جلد9 ص300

.　　.

ی ت

.

فتاویٰ عالمگیری اردو جلدنمبر9 ص300

ی

مان لیں گے۔ احناف پر بلاوجہ اعتراضات کرنا

.

.

ولنا ان فعل الزنا يتحقق منه وانما هى محل الفعل و لهذا يسمى هو واطأ وزانيا مجازا و المرأة موطؤة ومزنيا بها الا انها سميت زانية مجازا تسمية المفعول باسم الفاعل الراضية فى معنى المرضية او لكونها مسبة بالتمكين فيتعلق الحد فى حقها بالتمكين من قبيح الزنا وهو فعل من هو مخاطب بالكف عنه و موثم على مباشرته وفعل الصبى ليس بهذه الصفة فلا يناط به الحد۔

الهداية، ج2 ص 104

ی

ہے تو طالب الرحمن پیش کرے۔

طالب الرحمن صاحب لکھتے ہیں:

ش ٰ ی

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللّٰهِ

1۔　　واذا نقب اللص البيت فدخل واخذ المال وناوله اخر خارج البيت فلا قطع عليهما

ہدایہ اولین ص525

شخص وہ مال لے لے تو دونوں کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے۔

اسی طرح صاحب ہدایہ ٰ ماتے ہیں

2۔　　و كذلك ان حمله على حمار فساقه واخرجه

ہدایہ اولین ص526

. .

طالب الرحمن نے لکھا ہے:

ش

لَعۡنَۃُ اللہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ

بات جو طالب الرحمن نے ہدا　　　　وضاحت کرنے سے پہلے ہم

ی

ش
یے

گھڑ ما

مصنف ابن ابی شیبہ

ش
یے

مصنف ابن ابی شیبہ

ش
یے

ش
یے

.

سنن الکبری بیہقی کتاب الحدود، نصب الرایہ کتاب الحدود ج3 ص360

ی

.

ی ث

.

.

ابن ماجہ، باب لا یقطع فی ثمر ولا کثر

ی ث

.

ابن ماجہ، باب العبد یسرق

یہ ش

.

مراسیل ابو داود

یہ ش

یہ

.

.

ش یہ ش وغیر

. یہ ش

.

یہ ش

یہ ش

مصنف ابن ابی شیبہ

بڑ

یہ ش ۔ ۔ ۔ ۔ یہ

یہ ش

مصنف ابن ابی شیبہ

یہ ش

تلخیص الحبیر ج2 ص357

ی ث

ی ث ی ث

ہی طالب الرحمن نے فقہ حنفی

ی

ی

ی ث

جاتا۔ طالب الرحمن نے جو تین

ی

۔ بوجہ اس (مال) کے

حر

ی

یہ

یہ

ا کی　قدرت　دیکھیے　کہ　کلچڑی　گنجی
حضور　بلبل　نوا　کرے　ہے　نغمہ　سنجی

یہ

اشرف الہدایہ جلد6 ص870

یہ

یہ

عین الہدایہ جلد دوم کتاب السرقہ

وضاحت کردی　　　طالب الرحمن ان مخصوص

طالب الرحمن صاحب لکھتے

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ...
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

المائدہ:90-91

کیا تم شراب نوشی سے رکتے ہو۔

ان ما يتخذ من الحنطة والشعير والعسل والذرة حلال عند
ابي حنيفة ولا يحد شاربه عنده وان سكر منه

ہدایہ اخیرین ص493

صاحب ہدا

ونبیذ التمر والزبیب اذا طبخ کل واحد منهما ادنی طبخة حلال وان

اشتد

ہدایہ اخیرین ص493

..

قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

بخاری رقم 5581

.

حرمت ما

اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ

.

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عليه الصلوة والسلام سُئِلَ عَنْ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

بخاری رقم 5585

بۃ

.

وضاحت کر

.

اشربه

والشراب لغة کل مائع یشرب واصطلاحا ما یسکر

در مختار ج5 ص288

.　　　　　..

وقیل یؤخذ فی حرمة الشراب بمجرد الاشتداد احتیاطا۔

ہدایہ جلد چہارم ص477

۔ ۔ ی کرنا امام صاحب کے ر　　درست ہو گا اور اس کو ضائع کرنے والے کو

ی

طرح کا نفع اٹھایا ۔

الہدایہ چہارم ص78، 477، شامی ج5 ص89، 288

جائے۔

ان طبخ ادنی طبخة

—

۔　　　　سہولت ہو،

. .

وقال فی الجامع الصغیر ما سوی ذلك من الاشربة فلا بأس به قالوا هذا الجواب علی هذا العموم والبیان لا یوجد فی غیره وهو نص علی ان ما یتخذ من الحنطة والشعیر والعسل والذرة حلال عند ابی حنیفة ولا یحد شاربه عنده وان سکر منه ولا یقطع طلاق السکران منه بمنزلة النائم

ہدایہ اولین ص495، 496، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ

..

لکھا: "وما سوی

ذلك من الاشربة فلا بأس به"

۔ بلکہ ماسوا

..

فالنبیذ هو ماء التمر اذا طبخ ادنی طبخة یحل شربه فی قولهم مادام حلوا واذا غلا واشتد وقذف بالزبد، عن ابی حنیفة وابی یوسف یحل شربه للتداوی والتقوی الا المحدی المسکر

بنایہ شرح ہدایہ جلد2 ص704، 705، مطبوعہ ملک سنز، فیصل آباد

و روایة عبدالعزیز عن ابی حنیفة وسفیان انهما سئلا فیمن شرب البنج فارتفع الی راسه وطلق امراته هل یقع؟ قالا ان کان یعلمه حین شربه ما هو

، . اور ان کے اقوال کو بیا

..

سب صحیح
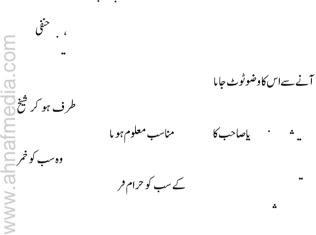
ی

یہ فیصلہ پسند ہے۔

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام

۔ صاحب در

بہ یفتی

اوجز المسالک شرح موطا امام مالک

فتح القدیر شرح ہدایہ ج5 ص79، 80

ی

وضاحت الگ سے کرنے کی

سے نقل کی ہیں تاکہ طالب الرحمن صاحب کے لیے آسانی ہو۔

الا لا یحج بعد عامنا ھذا مشرك

روح المعانی ج10 ص77

والاية محمولة على الحضور استيلاء واستعلاء او طائفتين عراة كما كانت عادتهم فی الجاهلية

ہدایہ ج4 ص472

احکام القرآن ج3 ص89

تفسیر ابن جریر ج10 ص76

تفسیر ابن جریر ج10 ص76

ان اللہ جعل البیت مثابۃ للناس

طالب الرحمن صاحب لکھتے ہیں:

ی

فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ

البقرہ:194

ولا یستوفی القصاص الا بالسیف

ہدایہ اخیرین ص560

ی ث

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ علیه الصلوة والسلام فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى اَقَرَّ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ بِالْحِجَارَةِ

بخاری رقم:6876

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ عليه الصلوة والسلام فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ عليه الصلوة والسلام بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ عليه الصلوة والسلام وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ عليه الصلوة والسلام خَبَرُهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ عليه الصلوة والسلام فِي آثَارِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ

ابوداود رقم: 4364

ی

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے ص30، 31

ی ث

ی ث

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قود الا بالسیف

سنن ابن ماجہ باب لا قود الا بالسیف، سنن دار قطنی ج3 ص106

.

ی

ی ث

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء خطا الا بالسیف ولکل خطا ارش

مسند احمد ج4 ص272، مصنف ابن ابی شیبۃ ج9 ص342، طحاوی مترجم جلد3 ص263، ابن ماجہ حدیث نمبر443، باب لا قود الا بالسیف، سنن دار قطنی ج3 ص107، سنن الکبری بیہقی ج8 ص42، نصب الرایہ ج4 ص333

ی

.

ی

ی ث

عن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قود

جی ہاں!　　　　　ی ث کا نچوڑ ہے

الا بحدیدۃ ولا قود فی النسف وغیرھا الا بحدیدۃ

سنن دار قطنی ج3 ص88

ی ث

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قود الا بالسیف

سنن دار قطنی ج3 ص88، 87

ی ث

عن عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قود الا بالسلاح

سنن دار قطنی ج3 ص88

ی ث

عن عمرۃ بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قود فی شلل ولا عرج

سنن دار قطنی ج3 ص91

ی

ی ت سے طالب الرحمن نے تعارض ما

ی ت

حرمت پا

حرمت کو نظر

حرمت کا خیال　　حرمت کو نظر انداز کر کے کفار

ؤ۔

ابن کثیر، تفسیر احسن البیان ص78، مطبوعہ سعودی عرب

جو طالب الرحمن نے تعارض میں

ی ت

ی ت

سہ

خلاصہ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج12، ص254، 255

ی ت

تفصیل کے لیے عمدۃ القاری ج12، ص254، 255 و تکملہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم

وقدرناہ بقدر الدرھم اخذا عن موضع الاستنجاء

ہدایہ اولین ص58

یـ ؐ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ علیه الصلوۃ والسلام فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنْ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ علیه الصلوۃ والسلام إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنْ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّي فِيهِ

بخاری 307

یـ

.

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص31 تا 33

یـ

ی　　　.　　　.

عفا الشارع عن قدر درهم وان كره تحريما فيجب غسله

در مختار ج1 ص 316

ث

واحب

ہوا کہ جس کپڑے کو بقدر درہم نجاست لگی

.

ر

اشارة الى ان العفو عنه بالنسبة الى صحة الصلوٰة به فلا ينافى الاثم

عمدة الرعاية ص150، ج1

.

دخل فى الصلوٰة فرئ به ثوبه نجاسة اقل من قدر الدرهم وكان فى الوقت سعة فالافضل ان يقطع او يغسل الثوب ويستقبلها فى جماعة اخرىٰ وان فاتته هذه ليكون موريا فرضه على الجواز بيقين فان كان عالما للماء اولم يكن فى الوقت سعة اولا يرجوا جماعة اخرىٰ مضى عليهما وهو الصحيح

بقدر درہم معاف لکھا ہے۔

ی ش اذا استیقظ احدکم من منامه

منها ان موضع الاستنجاء لا یطهر بالاحجار بل یبقٰی نجسا معفوا عنه فی حق الصلٰوة

نووی ص136

قدرناه بقدر الدرهم اخذ عن موضع الاستنجاء

ص58

نجاست جو کہ معاف

ش ۔

قال فی شرح المنیة ان القلیل عفو اجماعًا اذا الاستنجاء بالحجر کاف بالاجماع وهو لا یستاصل النجاسة والتقدیر بالدرهم مروی عن عمر و علی وابن مسعود وهو مما لا یعرف بالرائی فیحمل علی السماع ۔

وفی الحلیة القدیر بالدرهم وقع علی سبیل الکنایة عن موضع خروج

الحدث من الدبر کما افادہ ابراھیم النخعی بقولہ انھم استکرھوا ذکر المقاعد فی مجالسھم فکنوا عنہ بالدرھم ویعضدہ ما ذکرہ المشائخ عن عمر انہ سئل عن القلیل من النجاسۃ فی الثوب فقال اذا کان مثل ظفری ھذا لا یمنع جواز الصلوٰۃ قالوا وظفرہ کان قریبا من کفنا۔

شامی ص231 ج1

کہا ہے کہ نجاست قلیل

ہے اور وہ نجاست کو با　　　ی

.

ی　　ی

نجاست کے متعلق پوچھا گیا .

.　　　ی

ہتھیلی (کے مقر) کے برابر تھا۔

ی سی وضاحت کرتے ہیں

ی ش　　　　　ہے کہ رخصت شرعیہ پر عمل کرنا درست ہے۔

ر

یٰ۔

صاحب ا

کالصلوٰۃ مع النجاسۃ المعفو عنہا کما دون ربع الثوب من مخففۃ وقدر الدرھم من المغلظۃ

نماز اس نجاست کے ساتھ جو معاف ہے۔ یعنی نجاست مخ
ثوب سے کم اور نجاست مغلظہ سے قدر درہم کے ساتھ۔

ہم نے حنفی مسلک کی وضاحت کر دی ہے اگر طالب الرحمن کے پاس خاص
ی

نجاست چاٹ کر پاک کرنے کا مسئلہ

طالب الرحمن صاحب لکھتے ہیں:

.

نے نجاست دور کرنے کے لیے

.	یہ
:

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ

الانفال:11

.

یہ یہ

فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

المائدة:6

اذا اصابت النجاسة بعض اعضائه ولحسها بلسانه حتى ذهب اثرها يطهر و كذا السكين اذا تنجس فلحسه بلسانه او مسحه بريقه هكذا فى فتاوى قاضى خان۔ ولو لحس الثوب بلسانه حتى ذهب الاثر فقد طهر كذا فى المحيط

45/1

عضو پر نجاست لگ جائے تو اگر زبان سے اسے چاٹ

پر نجاست لگ جائے

نجاست کو

ش

کیا فقہ حنفیہ قرآن وہ حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص33، 34

.

یہ

یہ

ط

ش

نجاست سے صاف کرنے کے لیے

کہ وہ اس نجاست کو پا

ایمان میں کمی اور زیادتی کا مسئلہ اور احناف کا نظریہ

کوشش کی ہے۔

حُسن کی

لاالٰہ الاا

ملاحظہ ہو فتاوی ثنائیہ جلد اول، ص389

اِلَّا مَنۡ اُکۡرِہَ وَقَلۡبُہٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ

النحل:106

وَلَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ

امنوا وعملوا الصلحت

نکلنا

شفاعت سے اس کو بھی

یہ

ہے اور امام صاحب نے اس کے خلاف

طالب الرحمن ور

ہے؟

۔اگر طالب الرحمن اس عبارت کا

جہالت کے اظہار سے بچ جاتے۔اتنی

.

یہ

.

یہ

.

.

وھھنا مسائل (المسئلة الاولیٰ) العمل الصالح خارج عن مسمی الایمان لانه تعالیٰ قال والذین امنوا وعملوا الصلحت فلو دل الایمان علی العمل الصالح لکان ذکر العمل الصالح بعد الایمان تکرارا۔

•

والذین امنوا وعملوا الصلحت

عمل صالح پر دلالت کرے تو ایمان

یت

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا

الحجرات:9

•

یت

ی

علامہ عینی لکھتے ہیں:

ووجه دلالته علی المطلوب انه لا یجوز مقارنة الشیء بضد جزءه

یت کے دلالت کرنے کی

عمدة القاری جزء اول، ص125

ی

ی

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

انعام:82

راہ راست پر چل رہے ہیں

ولم يلبسوا ايمانهم بظلم اى لم يخلطوه بارتكاب المحرمات ولو كانت الطاعة داخلة فى الايمان لكان الظلم منفيا عن الايمان لان ضد جزء الشيء يكون منفيا عنه والا يلزم اجتماع الضدين فيكون عطف الاجتناب منها عليه تكرارا بلا فائدة

ی

ی

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ

انبیاء :94

ی

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

البقرہ:183

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّأْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلَالٌ

ابراہیم:31

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ

المائدہ:6

صاحب فر

کتاب الوصیۃ

ثم الایمان لا یزید ولا ینقص لانہ لا یتصور زیادۃ الایمان الا بنقصان الکفر ولا یتصور نقصان الایمان الا بزیادۃ الکفر فکیف یجوز ان یکون الشخص الواحد فی حالۃ واحدۃ مؤمنا و کافرا

شرح فقہ اکبر العلی القاری مطبوعہ لاہور ص99

ایمان نہ تو بڑھتا ہے نہ کم ہوتا ہے، اس لیے کہ ایمان میں زیادتی تبھی ہو گی

ی

هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ

الفتح:4

ی

بڑ

ی

ای یقینًا متضمًا الی یقینہم الذی علیہ برسوخ العقیدۃ واطمئنان

النفس علیه ومن ثمه قال علیه السلام لو وزن ایمان ابی بکر مع الثقلین لرجح وکلمة مع فی ایمانهم لیست علی حقیقتها لان الواقع فی الحقیقة لیس انضمام یقین الی یقین لامتناع اجتماع المثلین بل حصول نوع یقین اقوی من الاول فان له مراتب لا تحصی من اجلی البدیهیات الی اخفی النظریات ثم لاینفی الاول ما قلنا وذلك كما فی مراتب البیاض علی ما حقق فی مقامه ففیها استعارة او المعنی انزل فیها السكون الی ما جاء به النبی علیه السلام من الشرائع لیزدادوا ایمانا بها مقرونا مع ایمانهم بالوحدانیة والیوم الاخر فكلمة القرآن علی حقیقتها والقرآن فی الحقیقة لتعلق الایمان بزیادة متعلقة فلا یلزم اجتماع المثلین وعن ابن عباس رضی الله عنهما ان اول ما اتاهم به النبی علیه السلام التوحید ثم الصلاة والزكاة ثم الحج والجهاد حتی اكمل لهم دینهم كما قال الیوم اكملت لكم دینكم فازدادوا ایمانا مع ایمانهم فكان الایمان یزید فی ذلك الزمان بزیادة الشرائع والاحكام واما الان فلا یزید ولا ینقص بل یزید نوره ویقوی بكثرة الاعمال وقوة الاحوال فهو كالجوهر الفرد فكما لا یتصور الزیادة والنقصان فی الجوهر الفرد من حیث هو فكذا فی الایمان۔

ی　　.

.

جاوے تو غالب نکلے　　مع ایمانهم　　کلمہ مع

ی

ی ی

ای یزداد ایمانهم کیفیة بما رأو امن تسلیم اهل الکتاب تصدیقهم انه کذلك او کمیة بانضمام ایمانهم بذلك الی ایمانهم بسائر ما انزل

تفسیر روح البیان

ت ت

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

آل عمران:173

لوگ کہ حب

ی ی

ہے۔

والمعنی لم یلتفتوا الی ذلك بل ثبت به یقینهم وازداد اطمینانهم

واظھروا حمیۃ الاسلام واخلصوا النیۃ عندہ

ج2 ص 104

یہ

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ

التوبہ:124

فزادتھم ایمانا

ھذا بحسب المتعلق وھو مخصوص بزمان النبی علیہ السلام واما الان فالمذھب علی ان الایمان لا یزید ولا ینقص وانما تتفاوت درجاتہ قوۃ وضعفا فانہ لیس من یعرف الشیء اجمالا کمن یعرفہ تفصیلا کما ان من رای الشیء من بعید لیس کمن یراہ من قریب

ج 3 ص 407

ـ ت

وَلَمَّا رَاَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا

الاحزاب:22

ـ ت

ـ ت

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

الانفال:2

واذا تليت عليهم اياته زادتهم ايمانا

فمعناه ايقانا او مؤل بان المراد زيادة الايمان بزيادة نزول المومن به۔

ای القرآن

شرح فقہ اکبر ص100

ـ

ـ

مومن به

فالتحقیق ان الایمان کما قال الامام الرازی لا یقبل الزیادۃ والنقصان من حیثیۃ اصل التصدیق لا من جہۃ الیقین فان مراتب اھلھا مختلفۃ فی کمال الدین کما اشار الیہ سبحانہ بقولہ واذا قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی فان مرتبۃ عن الیقین فوق مرتبۃ علم الیقین ولذا ورد لیس الخبر کالمعائنۃ

۔

یہ

۔

یہ

ش

یہ

لکھا ہے۔ وھو قول وفعل ویزید و

ینقص تو

علامہ عینی لکھتے ہیں:

وقال الامام ھذا البحث لفظی لان المراد بالایمان ان کان ھو التصدیق فلا یقبلھا وان کان الطاعات فیقبلھا ثم قال الطاعات مکملۃ للتصدیق فکل ما قام من الدلیل علی ان الایمان لا یقبل الزیادۃ والنقصان کان

طالب الرحمن لکھتے ہیں

ی ث کے آدھے حصے کا اقر -

ی

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ علیه الصلوۃ والسلام إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ

بخاری رقم: 556

.

ی ث

وهذه الاحاديث ايضا مشكلة عن مذهبنا فی القول ببطلان صلاة الصبح اذا طلعت عليها الشمس

نصب الرایہ:229/1

ی ث　　　جماعت کے لیا

جماعت کے ساتھ مل　　　ی ث

ی ث　　　ی ث

ووقت صلٰوۃ الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسک عن الصلٰوۃ فانہا تطلع بین قرنی الشیطن

اور وف

ی

ی ث

ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا ان نصلی فیہن او نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین تقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیز الشمس وحین تضیف للغروب حتی تغرب وھو انما یفید عدم الحل فی جنس الصلٰوۃ دون عدم الصحۃ فی بعضھا بخصوصۃ والمفید لھا انما ھو قولہ علیہ السلام ان الشمس تطلع بین قرنی الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوقت قارنہا فاذا زالت قارنہا وذا دنت للغروب قارنہا واذا غربت فارقھا ونہی عن الصلوۃ فی تلک الساعات رواہ مالک فی الموطا والنسائی

ی ش

ی ش

، . الرحمن میں

وزاد الطحاوی مخالفا للامام وصاحبیه عدم جواز عصر یومه کالفجر وسائر الواجبات مدعیا انتساخ کلها بالنصوص الناهیة والا یلزم العمل ببعض الحدیث وترك بعضه

صاحب و صاحب .

ی ش   ی ش

ی ش   ی ش

ی ش

ت   ی ش

ی ش

التعلیق شرح مشکوۃ

والجواب انه قد وقع التعارض بین هذا الحدیث وبین الاحادیث الواردة فی النهی عن الصلوة فی الاوقات الثلثة فانها تعم الفرض والنفل ولیست مخصوصة بالنفل کما زعمت الشافعیة وحکم التعارض بین الحدیثین الرجوع الی القیاس والقیاس رجح حکم هذا الحدیث فی صلوة العصر وحکم

وقال بعض اصحابنا احادیث النہی ناسخۃ لھذا الحدیث وکان ورودہ قبل النہی ومقتضاہ ان یبطل العصر ایضا بما ذکرنا فجوزنا فی العصر ھذا وقد روی عن ابی یوسف ان الفجر لا یفسد بطلوع الشمس

وبما ذکرنا علم ان مذھب الحنفیۃ بنی علی التحقیق والتدقیق وان قیاساتھم ودلائلھم العقلیۃ لیست فی مقابلۃ النصوص بل لترجیح بعض الاحادیث علی بعض کما اشرنا الیہ فی مواضع

ی ش

ی ش

ی ش

، ۔ امام طحاو

، ۔ امام صاحب کا ہے غرض

ی ش

فتح المبین ص72

طالب الرحمن لکھتے ہیں

ُ

ی ث

باب اذا زوج الرجل ابنته وھی کارھة فنکاحه مردود۔ عن خنساء بنت خدام الانصارية ان اباھا زوجھا وھی ثیب فکرھت ذلك، فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرد نکاحه

انظر رقم 5138

۔

رجل ادعی علی امراة نکاحا وھی تجحد وأقام علیھا شاھدی زور وقضی القاضی بالنکاح بینھما حل للرجل وطیھا وحل للمرأة التمکین منه عند أبی حنیفة وأبی یوسف الأول

فتاویٰ عالمگیری: 3/350، 351

عدالت میں

عدالت

موطا امام مالک مترجم ص534

تھا کہ اگر حاکم کسی

۔

مہ

۔

۔

مظاہر حق شرح مشکوۃ ج3 ص415

۔

یـ

یـ

عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عمر رجل قذف امراته فقال فرق نبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اخوی بنی العجلان وقال اللہ یعلم ان احد کما

ی ث

صاحب لکھتے ہیں:

واحتجوا ای الحنفیه بأن الحا کم قضی بحجة شرعیة فیماله ولایة الانشاء فیه فیجعل انشاء تحرزا عن الحرام والحدیث صریح فی المال ولیس النزاع فیه فان القاضی لا یملك دفع مال احد الی اخر ویملك انشاء العقود والفسوخ

ی

ی ث

وذهب اخرون الی ان الحکم ان کان فی مال وکان الامر فی الباطن بخلاف ماسند الیه الحا کم من الظاهر لم یکن ذلك موجبا لحله للمحکوم له وان کان فی نکاح او طلاق فانه ینفذ ظاهرا و باطنا وحملوا حدیث الباب الذی قبل هذا الباب علی ما ورد فیه وهو المال

ی ث

ی ش

ی ش

وھو لیس بحجۃ عند الشافعی

ش

ومن مذھب ابی حنیفۃ وجوب تقلید الصحابی فیما قال

، ۔ امام صاحب کا واجب

انتہٰ

اعلم ان تقلید الصحابی واجب

ی ش

ی

۔

قال

فلان یا اذکر فلان قیل یقال

قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یـ ش کے خیر القرون قرنی

الی مال ثم یفشو الکذب نے کہ سب

ی ش

ی ش

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین

اقضاھم علی　　　سب صحابہ میں

.

.

یاصاف دلالت

.

ی

ی ش　　　دلالت کرنا

.

ی ش

.

ی ش
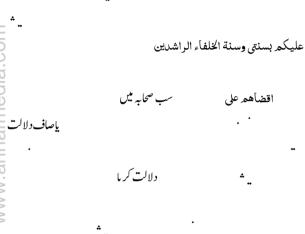
مانتے نؤمن ببعض ونکفر ببعض

چونکہ صاف صاف سب و شتم صحابہ پر کرتے ہوئے ڈرتے ہیں ی ش

ش

ی ش

ی ش

ت ی ش

صاحب سے فر

ی ش ، ،

ی ش

ی ش

.

ی ش ی ش

ت ی ش

ی ش .

عقل و دانش بیا

ی ت درست معلوم ہو ا .

ت

ی ش

ی ت

ی ث

.

سب منطقی

ی ث

ی ث

ی ث

، ط دھرمی

ش للہ صاحب چنانچہ وہ عقد

امت نے اجماع کیا

یہ

یہ

پر دلالت کرتی

یہ

یہ یہ یہ

یہ

، . اس زمانہ اخیر

، . ، . امامیہ اہل بدعت ہیں

ء.

امام صاحب کی

قول امام صاحب کا

ی ث لکھا ہے کہ امام صاحب کی

سب کا

اور اس سے خدمت لینا

طرح امام صاحب کہتے ہیں

نہ ہو اور بہت دلائل امام صاحب کے بوجہ اختصار کے

ی ث

ی ث

ی ی

وقتل صید حرم المدینة حرام و کذا قطع شجرہ وھل یضمن؟ للشافعی قولان، الجدید الراجح منھما لا یضمن وھو مذھب ابی حنیفة والقدیم المختار انه یضمن بسلب القاتل والقاطع وھو مذھب مالك واحمد

رحمۃ الامۃ ص140

ث

مالک وامام احمد کے موافق ہے) اس پر ضمان ہے۔

اتفق الشافعی ومالك واحمد رحمھم اللہ تعالی علی تحریم الصید حرم المدینة واصطیادہ وقطع شجرہ وقال ابو حنیفة لا یحرم شیء من ذلك

وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی ج1 ص105

ث

ی

مسئلہ ہے۔

فر :

حرمت تعظیمی ی ث

کی حرمت پر کوئی ی ث

مرقات

، ٠ حنفی　　　ی ث

ی

٠　　ی　　٠

طالب الرحمن لکھتے ہیں

ی ث
ی

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ عليه الصلوة والسلام دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ عليه الصلوة والسلام فَرَدَّ النَّبِيُّ عليه الصلوة والسلام عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ عليه الصلوة والسلام فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِی قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِی صَلَاتِكَ كُلِّهَا

بخاری:793

رضی اللہ تعالی عنہ　　ی　ت　کرتے ہیں

نزل الابرار ج1 ص78

باب اذا لم یتم الرکوع اور باب امر النبی علیہ الصلوۃ والسلام
الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ“

بخاری ج1 ص109

لا تجزئ صلٰوۃ الرجل حتی یقیم ظھرہ فی الرکوع والسجود

ابوداود، ج1 ص124

طالب الرحمن لکھتے ہیں

أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ

بخاری رقم: 812

ۺ

ۺ

ؕ

سوچیے

ولو ترك وضع اليدين والركبتين جازت صلاته بالاجماع كذا فى السراج الوهاج

70/1

ۥ　اس پر اجماع ہے۔ سوچیے

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص39، 40

شمار کرتے تھے۔
ابن ماجہ ص63
سنت کے مطابق نماز پڑھیے ص67، 68

بخاری ج1، ص112، مسلم ج1 ص193، مشکوٰۃ ص83 عربی نقل نہیں کی۔
نماز مدلل ص114

ہدایہ ج1 ص70 شرح نقایہ ج1 ص78، کبیری ص321

امت فر

فتاویٰ عالمگیری اردو ج1 ص109

ث   .

.ٗ

یی

پھر وہ مسئلہ لکھا ہے جو طالب الرحمن نے نقل کیا ہے۔ طالب ا

ی

اشا

فتاویٰ عالمگیری جلد اول اردو ص109، 110

ث ی کی

طالب الرحمن لکھتے ہیں

ی ت

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب و مہر البغی وحلوانۃ الکاھن

بخاری رقم 2237

ط

صاحب ہدا

1. ویجوز بیع الکلب والفھد والسباع المعلم وغیر المعلم فی ذلک سواء

ہدایہ اخرین ص103

2۔ اذا ذبح کلبه وباع لحمه جاز و کذا اذا ذبح حماره و باع لحمه... ویجوز بیع لحوم السباع والحمر المذبوحة فی الروایة الصحیحة

115/3

ث ت یبچے

ث ت یبچے ی ت ث ت اور ذبح شدہ

ث ت فر ۔

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص40، 41

ی ث

ی ث

عن عبدالله عن ابن المغفل قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالهم وبال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید و کلب الغنم

مسلم شریف جلد2 ص25

ی ث

صحیح مسلم کتاب المساقات والمزراعہ

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتنی کلبا

لیس بکلب صید ولا ماشیۃ ولا ارض فانہ ینقص من اجرہ قیراطان کل یوم

مسلم مترجم ج4 ص306 حدیث: 8193

.

کم ہوتے رہیں گے۔

ی ث

مولانا ابو ایوب صاحب اس کا

حنفی

حنفی

فر

سے نجاست زائل ہوتی

سے نجاست زائل نہیں

ث ی کی

وفی الخلاصة وھو القول المختار واختارہ قاضی خان فی التبیین انه قول اکثر المشائخ۔

البحر الرائق ج1 ص106

ث ی کی نجاست) قول مختار ہے اور اسی

نجاست والے قول کے متعلق ور کہ وھو الصحیح

البحر الرائق ج1 ص106

لا یطھر لحمه ھذا اصح ما یفتی به

ث ی پاک نہیں ی ی

.

قال کثیر من المشائخ انه یطھر جلدہ لا لحمه وھو الاصح

حاشیہ ہدایہ ج1 ص24

سے مشائخ نے کہا ہے کہ (ذبح کرنے کے بعد) اس کا چمڑا پاک ہو جاتا

ث ی پاک نہیں ی سب سے صحیح

قال کثیر من المشائخ انه یطھر جلدہ لا لحمه وھو الاصح واختارہ الشارحون

فتح القدیر ج1 ص84

سے مشائخ نے کہا ہے (ذبح کرنے کے بعد) اس کا چمڑا پاک ہو تا

گوشت پاک نہیں ت اور سب سے صحیح قول ہے اسی ش

وتطهر الذكاة الشرعية جلد غير الماكول دون لحمه على اصح ما يغى به

ش ت کو پاک نہیں

ت　　ت

خلاصہ لکھتے ہیں:

وهو المختار وبه اخذ الفقيه ذكره صدر الشهيد فى صيد الفتاوٰى

خلاصۃ الفتاوی ص43

دون لحمه فلا يطهر على اصح ما يفتى به۔

مراقی الفلاح

، . میں　　ش ت پاک نہیں ت

صاحب کبیری

الصحيح ان اللحم لا يطهر بالذكاة۔

کبیری ص144

شت ذبح کرنے سے پاک نہیں ت

وقال كثير من المشائخ يطهره جلده بها ولا يطهر لحمه كما لا يطهر بالدباغ قال شارح الكنز وهو الصحيح واختياره صاحب الغاية والنهاية

شرح النقایۃ ج1 ص20

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

المائدہ:6

.

دھوؤ۔

عن انس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضا و عليه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه ولم ينقض العمامة

ابوداود ج1 ص19

.

قال الشافعی اخبرنا مسلم عن ابن جريج عن عطاء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضاء فحسر العمامة عن راسه ومسح مقدم راسه او قال ناصيته بالماء

کتاب الام ج1 ص26

.

ناصیة ش

.

عن ابن عمر انه كان اذا مسح رأسه رفع القلنسوة ومسح مقدم رأسه
رواه الدار قطنی ج1 ص107، وفی التعلیق المغنی سنده صحیح

مالك انه بلغه ان جابر بن عبدالله الانصاری سئل عن المسح علی
العمامة فقال لا حتی یمسح العشر بالماء
موطا امام مالک ص23

یہ ش

.

مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عروة بن الزبیر كان ینزع العمامة
ویمسح راسه بالماء
موطا امام مالک ص23

.

عن نافع انه ر أى صفية بنت ابی عبيد امرأة عبدالله بن عمر تنزع خمارها تمسح على راسها بالماء ونافع يومئذ صغير قال يحيٰى وسئل مالك عن المسح على العمامة والخمار فقال يا ينبغی ان يمسح الرجل ولا المرأة على العمامة ولا خمار وليمسها على رؤسها

موطا امام مالک ص23

.

.

. ،

.

مناسب نہیں

.

یت

.

ہو گا۔

ی ث

ـ ث

طالب الرحمن احناف کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈ

ـ ت جو طالب الرحمن نے نقل کی

ـ ث

ـ ث　　　　ـ ث

ـ ث کو ہداب

۔ ت

ر

۔ ت درست ہے۔

سے واضح ہے کہ امام صاحب کے ر

ر

ث

۔

۔

۔

مشکل الآثار ج3 ص141

ی

الحبۃ

ی ت

۔

۔

ترمذی ج1 ص152

ی

ی ت جو طالب الرحمن نے نقل کی

طالب الرحمن لکھتے ہیں

باب لا تقبل صلاۃ بغیر طہور

یـ ـۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلاۃ من احدث حتی یتوضأ قال رجل من حضر موت ما الحدث یا ابا ھریرۃ؟ قال فساء او ضراط
بخاری رقم:135

.

.　　　　　.

ــ صاحب ہدا　　　:

وان سبقه الحدث بعد التشهد توضأ وسلم لان التسليم واجب فلا بد من التوضی لياتی به وان تعمد الحدث فی هذه الحالة او تكلم او عمل عملا ينافی

ممن اتم اصلاۃ

ی ت　　فلا یعود فیہا

.

من احدث حدثا بعد ما یفرغ من التشہد فقد تمت صلاتہ

ی ث　　　ی

ی ث

ی　　　جو طالب الرحمن نے

ی ث

طالب الرحمن لکھتے ہیں

اسلام میں امامت کی شرائط

ٹ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ علیہ الصلوۃ والسلام یَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

مسلم رقم:674

امامت قرآن کو سب سے ز

سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ

سب برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا کرائے اگر

برابر ہوں تو سب پہلے اسلام لانے والا (اور

سب سے بڑ مت کرائے۔

فقہ حنفی میں امامت کی شرائط

امامت کی

ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجھا ثم الاشرف نسبا، ثم الاحسن

حالت اپنی

سے معلوم کرنا

امامت کے لیے دوسری صفت

۔

یہ ۔۔۔ ۔ کا مناسب ہونا

۔

یہ

یہ ش

یہ

یہ ش

یہ ۔۔۔ ۔ ۔۔۔ صاحب لکھتے ہیں

”الاصغر عضوًا“

المبنی للفاعل 19

۔ ۔

ہے کہ مراد عضو سے آلہ تناسل ہے۔

ی

اور منحة الخالق

.

۔ من چه گویم و طب نور من چه گوید

کل اناء یترشح بما فیه

.

.

.

من رای منکم منکرا فلیغیره بیده

ی ث

ہو گا۔

.

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

مسلمان ہے۔

جعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ

اصغر

عضوا“

جہالت بطر

ہے۔

بیا

وقال الاحناف... ثم الاکبر راسا والاصغر قدما

نزل الابرار ج2 ص96

۔ چنانچہ صاحب قاموس لکھتے ہیں

1۔ **والعضو بالضم والكسر كل لحم وافر بعظمه**

القاموس ج1 ص1720

ث ت جوہڑ

2۔ **وقيل هو كل عظم وافر لحمه وجمعها اعضاء**

لسان العرب ج5 ص68

ث ت ملاہواہواس کا جمع

اعض

3۔ **كل عظم وافر من الجسم بلحمه**

المنجد عربی 512

ث ت ملاہواہو۔

4۔ **ولا يسمى القلب والكبد عضوا الا لنحو تغليب ذكره ابن حجر في شرح العباب۔**

ھامش قاموس ج1 ص1720

ی　　ت ًا

5۔ ث ت جوہڑ

مفتاح القرآن 536

علامت اور پاؤ . علامت .

قدما جگہ الاصغر عضوا

ش . ہے کہ انسان کے اعضاء متناسب ہوں، اس

.

.

ش .

ش ش

ی

ش

شامی ص558

ش　ش

.

اصغر عضوا

ی

تجلیات انور ج1 ص145 تا 147

طالب الرحمن لکھتے ہیں

ی　　　　وضاحت ہوتی

أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ عليه الصلوة والسلام فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ عليه الصلوة والسلام فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه الصلوة والسلام أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

مسلم رقم: 688

.

بڑ　　ی

ث

۔صاحب ہدایہ

.

وکل شیء صنعه الامام الذی لیس فوقه امام لا حد علیه الا القصاص فانه یؤخذبه وبالاموال

ہدایہ اولین: 500

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص43، 44

صاحب حق ہے۔اس

صاحب حق کے طلب کرنے پر قصاص لیا

ہے اور حدود کا اجراء و اقامت سے متعلق ہے اگر خلیفہ پر اقامت حد کی جائے گی تو خلافت اور امت مسلمہ کی وحدت کا کیا بنے گا؟ اور یہ حد قائم کون کرے گا؟ ہاں ایسا مسئلہ ہو تو ایسے خلیفہ کو امت مسلمہ کے صاحب حل و عقد معزول کر کے اس پر حد لگائیں گے اور ظاہر ہے کہ اس وقت وہ خلیفہ نہیں ہو گا۔ یہی دلیل صاحب ہدایہ نے

: خیر خلکم خل خمر کم

سنن الکبریٰ بیہقی، رقم الحدیث 11723

فإن دباغها یحل کما یحل الخل الخمر

دار قطنی ج4 ص266، الہدایہ ج4 ص404

ی ث

عبد الرزاق عن معمر عن سليمان التيمى قال حدثنى امرأة يقال ام حراش انها رأت عليا يصطبخ بخل خمر

مصنف عبد الرزاق ج9 ص252، مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص13

ی ث

عن جبير بن نفير قال اختلف رجلان من اصحاب معاذ فى خل الخمر فسألاه ابا الدرداء فقال لا بأس به

مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص12

اختلاف ہوا تو انہوں نے حضرت ابوالدرداء سے اس

ی ث

عبدالرزاق عن سعيد بن عبد العزيز التنوخى عن عطية بن قيس قال مر رجل اصحاب ابى الدرداء ورجل يتغدى فدعاء الى طعامه فقال و ما طعامك؟ قال خبز ومرى و زيت قال المرى الذى يصنع من الخمر قال نعم قال هو خمر فتواعدا الى ابى الدرداء فسألاه فقال ذبحت خمرها الشمس والملح والحيتان يقول لا بأس به

مصنف عبدالرزاق ج9 ص253

.

ی ث

عبدالرزاق عن ابن جریج قال قلت لعطاء ایجعل الخمر خلا؟ قال نعم وقال لی ذلك عمرو بن دینار مثله

مصنف عبد الرزاق ج9 ص253

ی ث

عبدالرزاق عن معمر عن ایوب قال رأیت ابن سیرین اصطنع خل خمر او قال مسا خل خمر

مصنف عبد الرزاق ج9 ص253

ی ث

حدثنا ابو بکر حدثنا قال ابن مهدی عن حماد بن زید عن یحیی بن عتیق عن ابن سیرین انه کان لا یری بأسا بخل الخمر

مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص13

ی ث

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ازهر عن ابن عون قال کان محمد لا یقول خل خمر و یقول خل العنب و کان یصطبخ فیه۔

مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص13، کتاب الاموال مترجم جلد اول ص241، 242

ی ث

حدثنا ابو بکر قال حدثنا و کیع عن عبد الله بن نافع اعن ابیه عن ابن عمر انه کان لا یری بأسا ان یاکل مما کان خمرا فصار خلا

مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص13

ی ث

حدثنا ابو بکر قال حدثنا حمید بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن مسربل

جی ھاں! ی ش کا نچوڑ ہے

العبدی عن امہ قالت سالت عائشۃ عن خل الخمر قالت لا بأس بہ ھو ادام

مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص13

ی ش

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابو اسامۃ عن اسماعیل بن عبد الملك قال

رأیت سعید بن جبیر یصطبغ بخل خمر

مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص13

ی ش

حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن مھدی عن مبارك عن الحسن قال لا

بأس بخل بخمر

مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص13

عکا

نمک ڈال لے تا

کتاب الاموال مترجم ص242

ی

ش

ی

کتاب الاموال مترجم ص238

قر

بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ شراب حرام ہے اور سرکہ حلال، اور سرکہ خواہ شراب سے
اور حلال ہے۔ اور اس کی دلیل میں ہم بہت سی احادیث
چکے ہیں۔ اس کے
باوجود طالب الرحمن صاحب کی طرف سے یہ بہتان طرازی اور بازاری زبا

طالب الرحمن لکھتے ہیں

ابو المليح

ی

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع

ابوداود رقم: 4132

.

۔صاحب ہدا

1۔ وكل اهاب دبغ فقد طهر جازت الصلوٰة فيه والوضوء منه الا جلد الخنزير

ہدایہ اولین ص24

. .

2۔ ما يطهر جلده بالدباغ يطهر بالذكاة لانه يعمل عمل الدباغ فى ازالة الرطوبات النجسة و كذلك يطهر لحمه وهو الصحيح

ہدایہ اولین ص24

ث ی بھی

3۔　قال مشايخنا من صلى وفى كمه جرو تجوز صلاته وقيده الفقيه ابو جعفر الهندوانى بكونه مشدود الفم

139/1

ہے جو اس حالت میں

4۔　ليس الكلب بنجس العين عند الامام وعليه الفتوى وان رجع بعضهم النجاسة كما بسطه ابن الشحنة فيباع ويؤجر ويضمن ويتخذ جلده مصلى ودلوا ولو اخرج حيا ولم يصب فيه الماء لا يفسد ماء البئر ولا الثوب بانتفاضه ولا بعضه ما لم ير ريقه ولا صلاة حامله ولو كبيرا

رد المحتار: 139/1

..

ث .　　　نجاست کو ر

.　　.

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص45، 46

وضاحت کر

ی

باب

طھارۃ جلود المیتۃ بالدباغ

ی ث

ی ث

ی ت

ی ث

اور آتش پرست بہت ہیں

ی ت

(آتش پرست) مشکیں

.

ی ش ی ش

ی ش

ی ت

ش ت (کھانا

دار قطنی باب الدباغ

ی ش

ی ت

.

چی ت

(سب سے) پہلے فاطمہ

نے دروازہ سے پردہ نکالا پھر دونوں

ی

ابوداود، باب فی الانتفاع بالعاج، کتاب الترجل

ی ث

پاک ہے اور اس کا استعمال درست ہے۔ بخار

ابو داود مترجم جلد سوم ص298

ی ث

ی ث

ی ت

نسائی باب جلود المیتہ

ی ث

ی ت

.

. ی .

نسائی باب جلود المیتہ

د با

درست ہے اور جس طرح آسانی

.

ی ث

ما یدبغ بہ جلود المیتۃ

ی ث

ی ث

ی ت

.

.

ی

ی

نسائی، باب ما یدبغ بہ جلود المیتۃ

ی ث

وقال حماد لا بأس بریش المیتة

بخاری، باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء، کتاب الوضوء

ی ث

ی ت

مصنف عبد الرزاق ص206

ی ث

وقال الزهری فی عظام الموتیٰ نحو الفیل وغیرہ ادرکت ناسا من سلف العلماء یمشطون بها ویدهنون فیها لا یرون به بأسا

بخاری، کتاب الوضوء الطہارۃ، باب ما یقع من النجاسات

ی ث

وقال ابن سیرین وابراهیم ولا بأس بتجارۃ العاج

بخاری، باب ما یقع من النجاسات، مصنف عبد الرزاق ص211

ی ث

ی

ابن خزیمۃ رقم 114، السنن الکبری للبیہقی رقم51 4، مسند احمد رقم 2117

ہے طالب الرحمن صاحب کو

ایما اھاب دبغ فقد طھر ومثلہ المثانۃ والکرش واستثنٰی بعض اصحابنا جلد الخنزیر والادمی والصحیح عدم الاستثناء

نزل الابرار ج1 ص29

ٹ

ٹ　　　　　　　　ی

ن سب کا جسم نجس شمار

ی

نجاست جسم سے با

نجاست اسا

نجاست ان کے جسم کے

ی
،

.

دوسری نجاست لگی

نجاست تو حب

ی

جسم کے اوپر نجاست نہ لگی

بخاری ج1 ص74

جہالت یا خیا ت

نجاست نہ لگے تو

جہالت ہے اور اگر سب کچھ معلوم ہونے کے با

نجاست نہیں

نجاست نماز

ی ت ی ث

میں نجاست اٹھا کر اور نجس کپڑوں میں

بدور الاہلہ ص39 مصنف نواب صدیق حسن خان غیر مقلد

طالب الرحمن لکھتے ہیں

ی ث

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز لامتی عما توسوس بہ صدورھا مالم تعمل بہ او تتکلم بہ وما استکرھوا علیہ
ابن ماجہ رقم:2044

ی ی

.

کو مجبور کر دیا جائے۔

ی ث

عن ابن عباس عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام قال ان اللہ وضع عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیہ

ابن ماجہ رقم:2045

.　　.

امت پر سے خطا، بھول اور جس پر انہیں

حسب ہدا .

وطلاق المکرہ واقع

ہدایہ اولین ص338

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص46، 47

زبردستی کی طلاق کے واقع ہو جانے کا دعوی احناف کا اپنا نہیں، اس با

گر طالب الرحمن صاحب کے ر

ہے تو دیکھیں یہ فتوی کہاں تک

عن الاعمش عن ابراھیم قالا طلاق الکرہ جائز انما افتدی بہ نفسہ

مصنف عبدالرزاق، باب طلاق الکرہ، ج 6، ص317، نمبر11463، مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کان یری طلاق المکرہ جائزا، ج 4، ص85، نمبر18035

ش

عن ابن عمر قال طلاق الکرہ جائز

مصنف عبدالرزاق، باب طلاق الکرہ، ج سادس، ص317، نمبر11465

ش

لا قیلولۃ فی الطلاق

احیاء السنن ج3 ص349

ی ث

احیاء السنن ج3 ص349

طالب الرحمن لکھتے ہیں

باب الحکم فیمن سب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ی ث

عَن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَی کَانَتْ لَہُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِیَّ علیہ الصلوۃ والسلام وَتَقَعُ فِیهِ فَیَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِی وَیَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا کَانَتْ ذَاتَ لَیْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِی النَّبِیِّ علیہ الصلوۃ والسلام وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِی بَطْنِهَا وَاتَّکَأَ عَلَیْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَیْنَ رِجْلَیْهَا طِفْلٌ فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُکِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ علیہ الصلوۃ والسلام فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِی عَلَیْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمَی یَتَخَطَّی النَّاسَ وَهُوَ یَتَزَلْزَلُ حَتَّی قَعَدَ بَیْنَ یَدَیْ النَّبِیِّ علیہ الصلوۃ والسلام فَقَالَ یَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا کَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِیكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِی وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِی مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَیْنِ وَکَانَتْ بِی رَفِیقَةً فَلَمَّا کَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِیكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِی بَطْنِهَا وَاتَّکَأْتُ عَلَیْهَا حَتَّی قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ علیہ الصلوۃ والسلام أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

ابوداود رقم:4361

ی

لت

.

.

.

گیا۔

.

ومن امتنع من الجزیۃ او قتل مسلمًا او سب النبی علیہ السلام او زنی بمسلمۃٍ لم ینتقص عھدہ

ہدایہ اولین:578

کیا فقہ حنفیہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے؟ ص47، 48

ی ث مبارکہ، آثار صحابہ، اور اجماع امت کے مطابق گستاخ

کل من أبغض رسول الله صلى الله عليه وسلم بقلبه كان مرتدا فالسباب بطريق أولى ثم يقتل حدا عندنا فلا تعمل توبته في إسقاط القتل قالوا هذا مذهب أهل الكوفة ومالك ونقل عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه

شرح فتح القدير ج5 ص 98

جائے گا تو سب و شتم سے بطر

، . ہے اہل کو

ث .

أفتى أكثرهم بقتل من أكثر من سب النبي من أهل الذمة وإن أسلم بعد أخذه

رد المحتار، ج 4 ص 215

ایسے ذمی کے قتل کا فتوی دیتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

والحق أنه يقتل عندنا إذا أعلن بشتمه عليه الصلاة والسلام

در مختار، ج4 ص 2146

حق با

قتل کیا جائے گا۔

وبالجملة فلا خلاف بين العلماء فى قتل الذمى او الذمية اذا اعلن بشتم الرسول او طعن فى دين الاسلام طعنا ظاهرا

اعلاء السنن، ج 12 ص 539

علمائے اسلام کے اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر ذمی مرد یا عورت

نبی علیہ السلام کی شا

کر دیا جائے گا۔

.

ناموس رسول ص 210

.

ثبوت میں پیش خدمت ہے

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي صلى الله عليه وسلم يقتل وممن قال ذلك مالك بن أنس والليث وأحمد وإسحاق وهو مذهب الشافعي قال القاضي أبو الفضل وهو مقتضى قول أبي بكر الصديق رضي الله عنه ولا تقبل توبته عند هؤلاء، وبمثله قال أبو حنيفة وأصحابه

الشفابتعريف حقوق المصطفى ج2 ص 215

تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شا گستاخی کرے، اسے قتل کر دیا جائے گا۔ امام مالک بن انس، امام لیث، امام احمد، امام

ش

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قول سے یہی مراد ہے اور ان تمام ائمہ کے ر ایسے شخص کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کا بھی یہی مسلک ہے۔

اب ہم ہدایہ کی عبارت کی وضاحت کرتے ہیں:

یـ   یـ

اتِ شرعیہ   تو حسب قانون شرع

.

طالب الرحمن صاحب لکھتے ہیں:

ب باندھاباب فی الرجل یزنی بحریمہ

ی ث

عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ قال بینا انا اطوف، علی ابل لی ضلت اذ اقبل رکب، او فوارس، معھم لواء، فعجل الاعراب یطیفون بی، لمنزلتی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتواقبۃ، فاستخرجوا منھا رجلا فضربوا عنقہ، فسألت عنہ؟ فذکروا انہ أعرس بامرأۃ أبیہ

ابوداود:4456

.

سے نکاح کیا تھا۔

ی ث

عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال لقیت عمی ومعہ رایۃ، فقلت: أین ترید؟ قال: بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی رجل نکح إمرأۃ أبیہ، فأمرنی أن أضرب عنقہ، وآخذ مالہ

ابوداود:4457

و کذلك لو تزوج بذات رحم محرم نحو البنت والاخت والأم والعمة والخالة وجامعها لاحد علیه فی قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی وان قال علمت أنها علی حرام

468/3

جلد

ی ٹ

کے اس مسئلہ کو اگر طالب الرحمن حدیث

ی ث　　　　　　ی ث میں

، . ہی

.

.　　　.

الا ترى ان ابا حنيفة الزم عقوبة باشد ما يكون وانما لم ثبت عقوبة
هى الحد فعرف انه زنا محض عنده الا ان فيه شبهة

میں۔

.　　.

.

، . ہے۔

نیل الاوطار ج7 ص122

فتح القدیر ص148

کنز الحقائق ص16

شرمگاہ سب کے سامنے نمایاں رہی اس کی

عرف الجادی ص22

سب ننگی

چچا، ماموں سب کے ساتھ مادر زاد ننگی

بدور الاہلہ ص39

ہے۔"

نزل الابرار ج1 ص65

فتاویٰ نذیریہ ج3 ص176

بدور الاہلہ ص175

بدور الاہلہ ص175

ہدیہ المہدی ج1 ص118

ہدیۃ المہدی ص34

نزل الابرار ج1 ص41

الزماں خاں لکھتے ہیں:

اباحت (جا ر　ی　“

نزل الابرار ج2 ص3

عرف الجادی ص208

عرف الجادی ص52

نزل الابرار ج2 ص77

“

ظفر الامانی ص141

عرف الجادی ص109

عرف الجادی ص207

جی هاں! ۔۔۔۔۔ یہ ۔۔۔ ث کا نچوڑ ہے

آگے لکھتے ہیں:

عرف الجادی ص207

نزل الابرار ج1 ص28

نزل الابرار ج2 ص28

نزل الابرار ج2 ص75

ہوئے لکھتے ہیں:

یۃً "

لغات الحدیث پ6 ص156

یَ

ی

فتاویٰ نذیریہ ج2 ص526

ی　　ث

لغات الحدیث

فقہ محمدیہ ج1 ص32

سب پاک

کنز الحقائق ص13

یہ

بدور الاہلہ ص16

ش

ش

نزل الابرار ج1 ص50

بدور الاہلہ ص18

ش

درست ہے۔ نیز کے استعمال کرنا درست ہے۔

فتاویٰ ستاریہ ج1 ص56، 49

عرف الجادی ص236

عبدالستار صاحب لکھتے ہیں:

فتاویٰ ستاریہ ج1 ص127، 128

بڑ　ت

عرف الجادی ص236

عرف الجادی ص235

عرف الجادی ص238

بدور الاہلہ ص348

ت

ش

ی ش

ۺ

ـ

حوالہ بالا

۔　　　　　　۔

ـ ـ

شکن دار ہوتا ہے تاکہ آلت کے دخول کے وق

ـ　ـ

بڑ

“

تنظیم اہل حدیث روپڑی، یکم جون 1932ئ، ص3، کالم نمبر3

۔

بحوالہ اخبارِ محمدی، 15 جنوری 1939ئ، ص13، کالم نمبر3

ی

ط

:

ش　　　　کے معارفِ ور　　　　ٹ ی

ی

. . ط

. ط

ش

:

اخبارِ محمدی، 15اپریل 1939ئ، ص13

. . ط

صاحب کی　ط

ی　　　　　　　　　　　　　.

. ط

ی ث .

ا گر طالب الرحمن ا

فقہ حنفی پر بے جا اعتراضات ہوں اور ان کے فر

معاذاللہ گندہ، قرآن و حدیث کی مخالفت کرنے والا اور بے شرم بتایا جائے تو ہم بھی یہ

ہم سب کو فر

اللھم ارنا الحق حقا ارزقنا اتباعہ۔ اللھم ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔ وصلی اللہ و سلم علی حبیبہ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیم